مانی صاحب: توطلال صاحب یہ جو ابھی جس سلیمان پیشنٹ کے حوالے سے ابو بکر نے بات کی یہ اوور آل آپ مجھے سمجھ ابھی بھی نہیں آئی کہ کیا معاملہ یہ اتنی دیر ڈیڑھ سال ہمارے پاس انڈور میں کیوں رہا یا یہ اس کی پیمنٹ جو ہے وہ جمع کیوں نہیں ہوئی کیا ہے مجھے ابھی تک کیونکہ ابو بکر بھی آدھی آدھی بات شاید کر پایا ہے مجھے صحیح سے کلیر سمجھ نہیں آیا۔

طلال زبیر: پیشنٹ جو ہے یہ یو ایس اے سے تھا اور اس کی جو فیملی ہے بسیکلی یہ افغانی نیشنل ہے اور ان کی جو فیملی ہے انہوں نے ان کو ایڈوایچ کروایا اس کے بعد پھر یہ ہفتہ کے ہاں پہ رہے تھا چلے گئے پھر اس کے بعد دوبارہ آئے کوئی تھری منتھ کے بعد ان کو وہاں لے کے گئے ایک دو دن رکھا ان کے مسئلے جو ہیں وہ ان کے وہیں کے وہیں رہے ایک روز کو وہ ایڈمٹ کرا کے ان کو دوبارہ چلے گئے۔

مانی صاحب: اور اس کی جو پیمنٹ ہے یہ جمع کیوں نہیں ہوتی رہی کیونکہ یہ تو پھر میرے سامنے وہی والا معاملات آرہے ہیں جیسے کراچی کے جیسے ملتے جلتے معاملات۔

طلال زبیر: کراچی کے معاملات کو تو آپ بہت زیادہ بہتر جانتے ہیں، میں جو میرے حوالے سے ہے میں آپ سے آمیشلی جو ہے وہ سارا آپ کو بتا دیتا ہوں۔

مانی صاحب: بات ہوئی ہے نا طلال صاحب میرے لئے ایک پریشانی کے بعد ایک اور پریشانی ہے مجھے آنسٹلی تقریباً سمجھ نہیں آتا کہ میں ڈاکٹر صاحب سے کس طرح بات کروں میں نے ان کے ساتھ جتنی بھی ابھی۔

طلال زبیر: میں آپ یقین کریں کہ اس کرائسز کے بعد جب میں نے پوری سچوئیشن دیکھی تو میں خود بہت زیادہ گلٹی تھا اور میں نے سوچا تھا کہ میں سر سے ایسے حوالے سے بات کروں لیکن وہ ہمت جو جمع کرنا تو ہے وہ میں کر رہا تھا لیکن مشکل تھا مجھے بھی کافی زیادہ لیکن پھر سر نے مجھ سے پہلے دفعہ ہی پوچھا کہ میں نے ان کو بتا دیا کہ یہ ہے ماؤنٹولیس ٹریڈیشن میں نے مجھے مزمل کا پوچھا تھا تو میں نے ان کو بتا دیا کہ سر یہ معاملہ ہے اس کا کہ کتنی پیمینٹس کے نام پر آئے گی خیر وہ بھی کسی اور پیشنٹ کی تھی۔

مانی صاحب:

ساری چیزیں خود دیکھ رہا ہوں اب یہ جو ایک مریض کا پہلے معاملہ نکلا جو جن کے outdoor sessions ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہی ہو رہے تھے لیکن اس کے بعد پھر آپ نے شاید اس کی payment deposit کروائی ہے اب یہ دوسرے مریض کا معاملہ ہے جو سلمان کا اب میں اس کو کیسے آگے لے کے چلوں کیونکہ یا تو مجھے آپ ہی کچھ تھوڑا بتائیں۔

طلال زبیر: اس کی بھی deposit ہو گی اس کی بھی deposit ہو گی ساری ہو گی لیکن میں رائٹ وے اس وقت صحیح پوزیشن لانے کے وقت نہیں ہوں لیکن یہ ہے کہ یہ ساری ڈی پوزٹ ہو گی ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں نہیں ہے۔

مانی صاحب: اچھا میرے سے آپ جو کال کر رہے ہیں تو اس کے لئے آپ کے ذہن میں کچھ ہو گا نا کہ میں کیا بات کرنا چاہ رہے ہیں کہ میں اس میں کیا کروں۔

طلال زبیر: ایک تو مجھے ٹائم جو ہے وہ مل جائے ٹھیک ہے کہ میں جو ہے وہ پروسس کر سکوں کچھ چیزیں ہیں وہ بھی چیزیں ہیں۔

مانی صاحب: لیکن طلال صاحب بات یہ ہے بات یہ ہے طلال صاحب کہ یہ معاملہ صرف ایک یا دو پیشنٹس کا تو نہیں ہے یہ معاملہ جو ہے وہ مزید جو سارے پیشنٹس کے حوالے سے ہے وہ ڈاکٹر صاحب کے نالج میں بھی آچکا ہے وہ میرے نالج میں بھی ہے جو دوسرے ساری تفصیلات ہیں ڈاکٹر صاحب کے پاس سارے پیشنٹس کی جو ڈیٹیلز ہیں وہ سب ہیں وہ بھی میں آپ کو ان سے لے کے بتاؤں گا۔

طلال زبیر: ہاں بتائیں آپ مجھے بتائیں جو بھی ایسا ہے تو میں بلکل حقیقت سامنے رکھوں گا۔

ورنہ تو میں ڈاکٹر صاحب سے بھی کیا ہی بات کر سکتا ہوں میرے نزدیک بھی تو میرے پاس کوئی پوائنٹ ہے۔

طلال زبیر: آپ مجھے ٹائم دے سکتے ہیں۔

مانی صاحب: کتنا یہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے نا کتنا ٹائم؟

طلال زبیر: میں دیکھنے کے لئے پتا نہیں ہے ایک پلاٹ ہے جس کو میں بیچنا پڑے گا اس کے لئے بحریہ ٹاؤن راولپنڈی میں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کو ٹرانسفر کر کے مسئلہ حل ہو سکتا ہے کر لیں۔

مانی صاحب: میں ابھی ڈاکٹر صاحب سے فوری طور پر کوئی بات نہیں کرتا

طلال زبیر: دیکھیں میں جس سے میں بات کر رہا ہوں کہ اگر تو وہ پلاٹ میں ٹرانسفر کر دوں آپ لوگوں کے نام پے ٹھیک ہے۔ وہ تو میں کل ہی کر سکتا ہوں۔ وہ کل کروالیں۔ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

طلال زبیر: نہیں کرنا چاہتا ہوں میں کر نہیں کرنا چاہتا ہوں مان کر کہ میں

آلریڈی پہلے ہی اتنا شرمندہ ہوں کہ میں جو ہے وہ بہت میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔انسان اندر سے ٹوٹا ہے ایسی جی میں پہلے ہی ٹوٹا ہوا تھا لیکن یہ کہ ہمت نہیں پڑی میں ان سے کمنیو کیٹ کرسکوں ابھی جو ہے وہ میں کر رہا ہوں آپ سب کا چہرہ وہ ساری چیزیں مجھے یاد آ رہی ہیں۔اور وہ چیز مجھے افکیٹ کر رہی بہت زیادہ اور میں جو ہے وہ آنسٹ ہونا چاہتا ہوں اور مسئلے کو جو ہے نا وہ حل کرنا چاہتا ہوں اور میں ڈاکٹر صاحب کی نظروں کے اندر سرخرو بھی ہونا چاہتا ہوں مجھے نہیں پتہ وہ باقی چیزیں بھی لگا ہے لیکن میں ہونا چاہتا ہوں۔

مانی صاحب: اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو اچھی خواہش ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں تو پھر آپ صحیح سٹیپس لے کے وہ کر بھی لیں گے تو۔

طلال زبیر: میں آپ کو جو ہے وہ خود جو ہے وہ بتا دیتا ہوں کہ ایک اور دو کلائنٹ ایسے ہیں جن کے ساتھ میں نے جو ہے وہ آؤٹ ڈور کانسلنگ کی اور جن سے تقریبا میں نے کوئی ایک پچھتر ایک پچھتر کی دو پیمنٹس لی تھیں اور وہ بھی ہیں ٹھیک ہے۔

مانی صاحب: کونسے کلائنٹس ہیں؟ کیا نام ہیں ان کلائنٹس کا؟

طلال زبیر: ایک جو ہے جو یونی لیور میں کام کرتے ہیں۔مجھے انکا نکالنا پڑے گا نام مجھے ان کا نام یاد نہیں ہے نام ندیم صاحب تھے۔

مانی صاحب: اچھا ٹھیک ہے

طلال زبیر: ٹھیک ہے اور دوسری جو کلائنٹ تھی وہ مس مہر تھی ٹھیک ہے تو جن کے ساتھ کام کرتے ہیں لیکن یہ ابھی ایک ہی بات نہیں ہے جو ساری ساری باتیں تھیں یہ دو ہزار چوبیس جون سے پہلے پہلے کے تھے اس کے بعد کی نہیں ہے۔

طلال زبیر: اچھا یعنی جو بھی چیزیں تھیں نا وہ اس کی جو سو جو ہے وہ ان دو کلائنٹس کے علاوہ جو ہے وہ میں نے کافی چیزیں جو ہے وہ بہتر ہو گئیں تھیں جو مجھ سے غلطیاں ہوئیں میں نے ان کو سدھارنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر جو ہے وہ کچھ ایسی بھی غلطیاں مجھ سے ہوئی تھیں کہ میں نے کوئی سات آٹھ دفعہ جو انٹرونشنز ہوتی ہیں جس میں انٹرونشنز پر جاتے ہیں تو میں ایک دو جگہ پر یعنی سرجیکلی نہیں گیا تھا یعنی یہاں سے میں نے جیسے اسلام آباد سے انٹروشنز کر کے ٹیم لاہور چلے گئی تو جو انٹروشنز جو ہے وہ تین تھاؤزنڈ بنتی ہے تو میں نے لاہور والے اس کو چارج کیا ٹھیک ہے۔

مانی صاحب: جہاں تک دیکھیں مجھے نظر آرہا ہے کہ آپ بتا بھی رہے ہیں اور کریکٹ کرنے کی نیت بھی ہے تو اس میں پھر کریکشن کی طرف ہی بات جائے تو اچھی بات ہے، بیسٹ پوسیبل آؤٹ کم تو یہی ہے۔

مانی صاحب: اچھا۔

طلال زبیر: اور باقی جو ہے وہ آفس کی گاڑی کو پرسنل استعمال کیا ہو گا۔یہ چیزیں ہیں، لیکن یہ باقاعدہ ڈاکٹر صاحب کے نالج میں ہے۔اور بہت فریکوئنٹلی نہیں، لیکن یہ ہے کہ کیا ہے اور یہ سر کے نالج میں ہے۔اور میں نے بھی لوگوں پر غصہ کیا ہے۔یہ بھی ایک مسئلہ رہا ہے۔تو اس قسم کی ساری چیزیں ہوئی ہیں جو مجھ سے غلطیاں ہوئی ہیں، میں مانتا ہوں ادارہ کے اندر۔

مانی صاحب: چلیں میں تو جس طرح اس سارے سچوئیشن کو سمجھ رہا ہوں نا کہ میری طرف سے میں کوشش پوری اس طرح کی رکھوں گا کہ آپ کو پورا اس میں پورا موقع ہو کہ آپ جو بھی امینڈز ہیں وہ امینڈز کر سکیں اور فکس کر سکیں ریلیشن شپ، کیونکہ واقعی میں نے دیکھا ہوا ہے ڈاکٹر صاحب کا آپ کے ساتھ کس قسم کا تعلق رہا ہے او ور دی ایئرز۔بہت کلوز رہا ہے۔

طلال زبیر: اور میں آپ کو خود ہی بتا رہا ہوں کہ جو میرے فادر کے علاج کے لیے ڈاکٹر صاحب نے کیا ہوا ہے، میں وہ بھی نہیں بھول سکتا اور میں نے خود بھی کبھی بھی اپنی یعنی کسی چیز کی پروا کیے بغیر ادارے کے لیے بھی اور ڈاکٹر صاحب کے لیے بھی ہمیشہ اس پے ایک اسٹینڈ پہ جانے کی ضرورت پڑی میں ہمیشہ گیا ہوں اور... لیکن یہ باتیں دونوں جگہ ایک ہارٹ ٹو ہارٹ ہو سکتی ہیں، نیچرلی ادارہ آپ کے لیے کرتا ہے، آپ ادارے کے لیے کرتے ہیں۔اور جو کوتاہیاں ہوئی ہیں میں ان کو چھپانا نہیں چاہتا، ٹھیک کرنا چاہتا ہوں، اس کے سوا...

مانی صاحب: ٹھیک ہے۔میں تھوڑی دیر تک آپ سے دوبارہ رابطہ کرتا ہوں، پھر آپ سے بات کرتا ہوں۔اوکے، اللہ حافظ۔